

نام کتاب : بحر الحقیقہ
مصنف : خواجہ احمد غزالی
مترجم : محمد نذیر رانجھا
ناشر : عتیق پبلشنگ ہاؤس ، ۵۵ - اردو نگر ، ملتان روڈ - لاہور
صفحات : ۱۰۸
قیمت : - ۲۸ روپے

دُنیا ئے تصوّف میں جو شہرت امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) کو حاصل ہوئی وہ اُن کے چھوٹے بھائی خواجہ احمد غزالی (م ۵۲۰ھ) کے حصے میں نہ آسکی اگرچہ امام محمد غزالی کے جادۂ تصوّف اختیار کرنے میں بالجملہ دوسرے اثرات و عوامل کے ایک خواجہ احمد غزالی کا فکری رویہ بھی تھا۔ خواجہ احمد غزالی کی تصنیفات زمانہ قریب تک خطی نسخوں کی صورت میں پڑی رہیں اور زیورِ طباعت سے آراستہ نہ ہونے کے سبب ان سے استفادہ بہت محدود رہا۔ ایرانی محققین ڈاکٹر احمد مجاہد اور نصر اللہ پور جوادی اہل علم کے شکرے کے مستحق ہیں کہ انہوں نے جدید اصولِ تحقیق و تدوین کی روشنی میں خواجہ احمد غزالی کی تصنیفات مرتب کر دی ہیں۔ ان تصنیفات میں سے ایک بحر الحقیقہ ہے

چھٹی صدی ہجری تک تصوّف کی اصطلاحات اور ان کے مفہیم ایک حد تک متعین ہو چکے تھے تاہم اہل تصوّف اپنے مشاہدات و تجربات اور واردات کی روشنی میں ان اصطلاحات پر مسلسل لکھ رہے تھے۔ خواجہ احمد غزالی نے معرفتِ جلال ، وحدانیت ، ربوبیت، الوہیت، جمال اور مشاہدہ جیسی اہم اصطلاحات

اور موضوعات پر اپنی سوچ پیش کی ہے۔ اس حوالے سے نجر الحقیقہ ، ایک اہم متن ہے کہ چھٹی صدی کے ایک صاحبِ حال صوفی نے ان اصطلاحات کو کیسے سمجھا ہے۔

مترجم جناب محمد نذیر رانجھا کو متونِ تصوف سے خاص دلچسپی ہے۔ زیرِ نظر ترجمہ سے پہلے اُن کے قلم سے وسطِ ایشیا کے نقشبندی صوفی خواجہ یعقوب چرخی کے رسائل - ابدالیہ ، حورانیہ (جمالیہ) ، انسبیہ اور شرح اسماء اللہ کے تراجم سامنے آچکے ہیں۔ ان کے علاوہ وہ ، شاہ داعی الی اللہ شیرازی کی شرح مثنوی معنوی (دو جلد) و نسائم گلشن اور شیخ محمد عالم صدیقی کی ، لمحات من نفحات القدس ، کے فارسی متون مرتب کر چکے ہیں۔ اُن کا زیرِ نظر ترجمہ حسبِ سابق آسان اور رواں ہے۔

آغازِ ترجمہ میں ڈاکٹر محمد سلیم اختر اور خود مترجم نے مصنف بحر الحقیقہ کی شخصیت اور اُن کی صوفیانہ حیثیت پر روشنی ڈالی ہے۔ کتاب خوبصورت انداز میں شائع کی گئی ہے اور امید ہے کہ علمی اور متصوفانہ حلقوں میں دلچسپی کے ساتھ پڑھی جائے گی۔

(اختر راہی)

